السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں انیس سالہ نوجوان ہوں۔ الحمد للہ تمام نمازیں حتیٰ کہ فجر کی نماز بھی مسجد میں باجماعت ادا کرتا ہوں۔ بسا اوقات مسجد میں اذان بھی دیتا ہوں' قرآن مجید سے تقریباً چھ پارے حفظ کیے ہیں۔ لیکن ایک چیز مجھے بہت پریشان کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب میں تنہا ہوتا ہوں یعنی جب کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوتا ہوں' یا جب سونے کیلیے لیٹتا ہوں تو مجھے اس قسم کے خیالات آنے لگتے ہیں۔ مثلاً میں لندن چلا گیا ہوں اور بری لڑکیوں کی محفل میں ہوں اور نعوذ باللہ بدکاری کا ارتکاب کیا ہے۔ تو کیا اس سے مجھے گناہ وہگا؟ حالانکہ اس سے مجھ پر عملی طور پر کوئی ایسا اثر نہیں ہوتا کہ خودلذتی (مشت زنی) کا ارتکاب کردوں' الا یہ کہ شاذونادر ایسا ہوجاتا ہے 'مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں مجھ وہ حدیث صادق نہ آرہی ہو جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس کو اس کی نماز بے حیائی اور برائی سے نہیں روکتی اللہ اسے مزید دور کردیتا ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکوردلی خیالات اوروسوسوں پر اللہ کے ہاں مؤاخذہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ صحیح حدیث ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا (۱) :

(إن اللہ تعالیٰ تجاوز لأمتی عما حدثت بہ أنفسها مالم تعمل أو تتکلم بہ)

''اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ چیزیں معاف کردیں ہے جو دل میں خیالات کی صورت میں ہوں جب تک انہیں (زبان سے) بولا نہ جائے یا عمل نہ کیا جائے۔''!

(صحیح بخاري حدیث نمبر: ۵٦۲۹۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۲۷)

اپنے ہاتھ سے صنفی خواہش پوری کرنا جسے خودلذتی (مشت زنی) کہتے ہیں' حرام ہے۔ (۲)

آپ نے جو حدیث ذکر کی ہے وہ ضعیف ہے۔ لیکن کئی صحابہ کارم اور تابعین سے اس مفہوم کے اقوال مروی ہیں امید ہے کہ آپ وسوسوں میں مشغول نہیں ہوں گے جب کہ آپ عملی طور پر گناہوں سے بچتے رہیں۔ (۳)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ